منگل | 10۔جون 1997ء | خطبہ نمبر 4 | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 125 | منگل 4 صفر المظفر 1418ھ 10 احسان 1376ھش 10 جون 1997ء

اصل رازق اللہ تعالیٰ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 273)

عفو کا مضمون ہے جس کو گھروں میں جاری کرنا لازم ہے اس کے بغیر گھروں میں پاکیزہ فضا پیدا نہیں ہو سکتی

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 6 دسمبر 1996ء مطابق 6 فتح 1375 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔(۔)

جب میں سویڈن میں تھا تو وہاں مجھے ایک خاتون کا خط آیا جس کا مفہوم یہ تھا تفصیل نہیں لکھی کہ آپ عفو اور مغفرت پر بھی کبھی خطبہ دیں کیونکہ اس کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ جو تاثر میں نے قائم کیا معلوم ہوتا تھا کہ ان کے خاوند اپنے بچوں کے ساتھ معمولی باتوں پر بھی سختی کرتے ہیں تو اپنی شکایت سے زیادہ ان کو بچوں کا خیال معلوم ہوتا تھا مجھے خیال آیا کہ اس سے پہلے میں بارہا اس مضمون پر خطبات دے چکا ہوں اس لئے ابھی اتنی جلدی ضرورت نہیں ہے اور چلنے سے ایک رات پہلے' واپس آنے سے ایک رات پہلے میں نے ایک رؤیا دیکھی جو مجھے اس طرف متوجہ کر گئی کہ ضرورت ہے اور وہ رؤیا یہ تھی کہ میں حضرت بانی سلسلہ کی ایک کتاب کا درس دے رہا ہوں اور آخری حصے پہ پہنچا ہوں اور وہاں پہنچ کر جو بات میں بیان کرتا ہوں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس سے پہلے (حضرت بانی سلسلہ) بار بار بیان کر چکے ہیں۔ میں جماعت کو اس درس میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جب تک تم حضرت (بانی سلسلہ) کا مزاج نہیں سمجھو گے آپ کی تحریرات کا حقیقی مفہوم نہیں پا سکتے اور یہ تکرار نہیں بلکہ اصرار ہے اور اس پر رؤیا ختم ہو گئی۔ باقی باتیں میں نے آنکھ کھلنے کے بعد سوچیں تو میں حیران رہ گیا کہ جو بات میں سوچ رہا تھا کہ تکرار ہو گی اگر دوبارہ باتیں کروں گا' اسی وہم کا جواب مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ بعض باتیں بار بار اس لئے ضروری ہیں کہ ان پر اصرار کئے بغیر لوگ سمجھتے نہیں۔ پس تکرار وہ چیز ہے جو سمجھ میں آ چکی ہو اور پھر بے وجہ انسان اسے دہرائے اور اصرار وہ ہے کہ ایک بات بار بار کہی جائے اور کوئی نہ سمجھے اور پھر سمجھایا جائے اور پھر نہ سمجھے اور پھر سمجھایا جائے یہاں تک کہ انسان بلاغ کا حق ادا کر دے۔ اس رؤیا کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ لازماً میں اس کی طرف توجہ دوں گا۔(۔)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) اللہ کی طاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو (۔) پس اگر تم پھر جاؤ گے (۔) تو یاد رکھو ہمارے رسول پر تو اس کے سوا کچھ فرض نہیں ہے کہ خوب کھول کھول کر بات کو بیان کر دے تو (یہ) وہی مفہوم ہے جو رؤیا میں اصرار کا مفہوم مجھے سمجھ آیا تھا کہ جب تک بات کھل نہ جائے انسان وہ بات کہتا جائے (۔) اور اس پہلو سے (۔) جو زور ہے نصیحت کر اور کرتا چلا جا وہ "بلاغ مبین" کا ہی ایک پہلو ہے۔ پس حضرت (بانی سلسلہ) نے جہاں جہاں بھی بظاہر تکرار فرمائی ہے وہ تکرار نہیں ہے بلکہ اصرار ان معنوں میں کہ جب تک وہ بات سمجھ نہ آئے میں نہیں چھوڑوں گا۔ پس اس (۔) حوالے سے مضمون اور بھی زیادہ کھل گیا اور روشن ہو گیا جو رؤیا میں مجھے دکھایا گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) اللہ وہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں (۔) اور اللہ ہی پر (اہل ایمان) توکل کرتے ہیں (۔) یہ توکل علی اللہ کا مضمون دعاؤں کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے اور اس تعلق میں بھی حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی ایک نصیحت موجود ہے۔

ایک باپ کے متعلق جب سختی کی اطلاع ملی کہ بہت سختی کرتا ہے تو حضرت (بانی سلسلہ) نے اسے شرک قرار دیا' سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور (۔) یہ توحید کی طرف جو غیر معمولی توجہ دلائی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بلاغ تمہارا کام ہے اور زبردستی تمہارا کام نہیں ہے اور اگر تم یہ سمجھو گے کہ تم زبردستی کسی کو ٹھیک کر لو گے تو یہ شرک ہے اور یاد رکھو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تمہیں کبھی بھی خدائی طاقتیں نصیب نہیں ہو سکتیں تم اپنی مرضی سے کسی کو بدل نہیں سکتے۔ تو حضرت (بانی سلسلہ) نے بھی یہی مضمون اس موقع پر جو ایک شکایت سے تعلق رکھتا ہے جو ایک شخص جو ویسے تو حضرت (بانی سلسلہ) پر ایمان لانے والے بظاہر ایک بزرگ (رفیق) تھے مگر ان کے دل میں کوئی ایسا رخنہ تھا جس کی اصلاح ضروری تھی وہ اپنی اولاد پر بہت زیادہ سختی کرتے تھے۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ تم مشرک ہو اگر یہ کام کرتے ہو۔ تم سمجھتے ہو تم خود ٹھیک کر لو گے یہ ہو نہیں سکتا اس لئے دعا پہ زور دو۔ (۔) جہاں بلاغ بظاہر ناکام رہا وہاں توکل علی اللہ کامیاب ہو جاتا تھا۔ کیونکہ اصل تو وہی معبود ہے اس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز ہے تو کتنا عظیم الشان مضمون ہے۔ جو (۔) ایک ترتیب کے ساتھ' ایک تدریج کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ فرمایا اللہ پر توکل کرو۔

اب یہ بھی وہی مضمون ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) نے (۔) عظیم کامیابی کے راز کے طور پر بیان فرمایا۔ وہاں بلاغ کو نہیں پیش کیا وہاں دعا اور توکل علی اللہ کو پیش کیا۔ (۔)

پھر خدا تعالیٰ اس کے بعد فرماتا ہے' اس نصیحت کے مضمون کو اپنے گھر اور ماحول پر اطلاق کرتے ہوئے فرماتا ہے یہ قاعدہ کلیہ ہے یہ ازلی ابدی راز ہیں نصیحت میں کامیابی کے۔ تم بھی ان کی طرف توجہ کرو اور گھر سے بات شروع کرو اور یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے خونی اقربا تمہارے ہیں جس طرح چاہو ان سے سلوک کر لو جو اصول خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ اگر تم نے ان کو نظر انداز کیا تو تمہاری اپنی صلب سے تمہارے دشمن پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس یہی وہ مضمون ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) نے ان کو بتایا کہ تم اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں سے ضائع نہ کرو اپنا دشمن نہ بناؤ (۔)

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کیوں غور نہیں کرتے' کیوں فکر نہیں کرتے تمہاری اپنی بیویاں' تمہاری اپنی اولاد تمہاری دشمن ہے یعنی ان میں سے تمہارے دشمن ہیں مراد یہ ہے کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جو ایسے بدنصیب ہیں کہ گویا ان کی بیویاں بھی ان کی دشمن ہو سکتی ہیں اور ہو جاتی ہیں اور ان کی اولاد بھی ان کی دشمن ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔ کیوں ہوتی ہے۔؟ ان کی غلط نصیحت اور غلط تربیت کے رنگ کی وجہ سے۔ چنانچہ یہ کہنے کے بعد۔ یہ تنبیہہ کرنے کے بعد (۔) ان کے معاملے میں احتیاط سے کام لو (۔) اب تین طریق ہیں نصیحت کے اپنے گھر میں بھی وہی استعمال کرو اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہاری غلطیوں سے بھی مغفرت فرمائے گا اور کوئی بد اثر ان کا تمہاری اولاد پر نہیں پڑنے دے گا (۔)

(۔) اگر تم عفو سے کام لو اور صفح سے کام لو اور مغفرت سے کام لو۔ یہ تین کیا چیزیں ہیں۔ بظاہر تو عفو اور صفح کو ایک ہی معنوں میں سمجھا جاتا ہے یعنی درگزر اور ایک ہی اس کا ترجمہ بھی ملتا ہے مگر ان میں فرق ہے اور اصل معنی عفو کا ہے کہ اس طرح نظر انداز کر دینا ایک چیز کو گویا ہے ہی نہیں' گویا موجود ہی نہیں تھی۔ یعنی ابتداء میں بچوں کی غلطیاں' بیوی کی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن تم یوں سلوک کرو گویا تم نے دیکھی ہی نہیں تمہیں پتہ ہی نہیں لگا اور ان کو کچھ سہولت اور آسانی دو ورنہ ہر وقت جو مرد گھر پر سوار رہے گا اس سے تو زندگیاں برباد ہو جائیں گی' عذاب بن جائیں گی۔ ہر وقت دیکھنا' ہر وقت مین میخ نکالنا' ہر وقت نقائص ڈھونڈنا یا نہ بھی ڈھونڈے تو نظر آ ہی جاتے ہیں۔ تو فرمایا جو لوگ اکٹھے رہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ عفو سے کام لیں اکثر ایسا وقت گزاریں کہ گویا ان کو پتہ ہی نہیں کیا ہو رہا ہے لیکن ہر چیز میں نہیں۔ وہ بدخلقیاں' وہ معمولی معمولی باتیں جو آغاز میں ہلکے طور پر ظاہر ہوا کرتی ہیں یعنی ابھی جرم نہیں بنتیں اور بعض خطائیں ہیں برتن گر کے ٹوٹتا ہے ٹھوکر لگ جاتی ہے کسی چیز پہ کسی چیز کو

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

نقصان پہنچ جاتا ہے کھانا دیر میں پکا' روٹی جل گئی' یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو گھر کے روزمرہ کے معاملات ہیں جن میں عفو لازم ہے انسان اس طرح دیکھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں' کچھ دیکھا ہی نہیں۔ اس طرح سنے جیسے کچھ سنا ہی نہیں یہ عفو کا معنی ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے نگاہوں سے متعلق کہ "وہ دیکھتے مجھے یوں ہیں کہ دیکھتے ہی نہیں" اس طرح عفو کی نظر ڈالتے ہیں گویا نہیں دیکھ رہے۔

اور حضرت (بانی سلسلہ) کا دیکھنے کا یہی انداز تھا اور حضرت (امام جماعت الثانی) کا ہمیں پتہ ہے بچپن سے یہی دیکھا کہ لگتا تھا کہ کچھ بھی نہیں دیکھ رہے اور دیکھ سب کچھ لیتے تھے (کلام الٰہی) نے جو عفو کا مضمون بیان فرمایا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ بیوقوف ہو' غافل ہو۔ غفلت کا مضمون ایک بالکل الگ مضمون ہے جس کو (کلام الٰہی) ایک الگ موقع پر اٹھاتا ہے۔ یہاں علم کے باوجود اپنے دل کی کشادگی کی وجہ سے' وسیع حوصلے کی وجہ سے' اس طرح رہو جیسے تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ برتن ٹوٹا ہے گویا تمہیں آواز ہی نہیں آئی کسی جگہ کوئی داغ دھبہ لگ گیا ہے کوئی کھانا جل گیا ہے تو جیسے تمہیں پتہ ہی نہیں چلا۔ یہ تو وہ روزمرہ کا گھر کے معاملات میں بیوی اوز بچوں سے سلوک ہے جو عفو کہلاتا ہے۔

اور یاد رکھو عفو کے نتیجے میں گناہوں اور جرائم کی حوصلہ افزائی نہیں ہوا کرتی۔ عفو کے نتیجہ میں ایک شرم اور حیا پیدا ہو جاتی ہے اور جو بچے ہیں یا بیوی ہے وہ آخر سمجھ ہی جاتے ہیں ان کو پتہ چل جاتا ہے کہ عفو ہو رہا ہے اور عفو کے نتیجے میں کبھی بھی گناہ بے دھڑک اور بے حیا نہیں ہوا کرتے۔ آنکھوں میں ایک شرم پیدا ہو جاتی ہے اور یہ شرم دونوں طرف ہوتی ہے۔ پس یہ عفو کا مضمون ہے جس کو گھروں میں جاری کرنا لازم ہے اس کے بغیر گھروں میں پاکیزہ فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔ بعض عورتوں کو میں نے دیکھا ہے ایک دفعہ میری موجودگی میں ایک عورت نے اپنے بچے کو کہا ایسا دو ہتھڑ ماروں گی کہ منہ تیرا ادھر پھر جائے گا۔ اب وہ اور بھی تھے اس لئے اس کو نہیں پتہ چلا کہ وہ کیا بات کہہ گئی ہے بڑی بدتمیزی ہے' بڑی بدخلقی ہے' معلوم ہوتا ہے کہ ایسی عورت کی ماں ایسی تھی۔

اب یہ بھی یاد رکھو کہ اگر اپنے گھروں میں تم بد رسمیں ڈال دو گے تو بد رسمیں آگے تمہاری نسلوں تک پہنچیں گی اور آئندہ نسلوں کو بھی خراب کریں گی اور بدخلقی ایک ایسی چیز ہے جو کبھی پیچھا نہیں چھوڑا کرتی۔ جن خاندانوں میں ماں باپ کی بدخلقی اثر انداز ہو جائے نسلاً بعد نسلٍ وہ بدخلقی چلتی چلی جاتی ہے اور پھر وہ اس پر فخر کرتے ہیں۔ بہت سے بدتمیز مرد جو عورتوں سے بدتمیزیاں کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہماری شان ہے باپ بھی اسی طرح ہمارا کیا کرتا تھا۔ اور بعض عورتیں جب بدتمیزیاں کرتی ہیں تو کہتی ہیں ہماری ماں بھی اسی طرح کیا کرتی تھی جن کی مائیں بدتمیز ہوں اور خاوند کے سامنے زبان کھولنے والی ہوں ان کی لڑکیاں اس پہ فخر کر کے اس طریق کو آگے بڑھاتی ہیں کہ خبردار جو ہم سے ایسی بات کی ہم ایسی کپتیاں ہیں یہ کریں گے' وہ کریں گے اور ایک ایسا جھوٹا اور بے معنی فخر ہے جس سے ساری زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ آپس کے تعلقات میں ایسا زہر گھل جاتا ہے کہ ایسے ماحول میں زندگی بسر کرنا ایک جہنم کے ماحول میں زندگی بسر کرنا ہے۔

پس مرد ہو یا عورت ہو اس کو اپنی نگرانی کرنی چاہئے اور عفو میں پناہ لینی چاہئے اور جو عفو میں پناہ لے وہ بداخلاق ہو ہی نہیں سکتا۔ عفو آغاز ہے حسن خلق کا۔ دیکھی ہیں' نظر پھیر لی' خیال کیا جیسے کچھ بھی نہیں ہوا مگر اس کے بعد پھر فرمایا (۔) کا مطلب ہے صاف کر کے گویا ہے ہی نہیں ایسا مٹا ڈالو گویا نہیں ہے۔ (۔) شہر اس طرح مٹ گئے کہ نہ ان کا عارضی ٹھکانے کا نشان رہا نہ ان کے مستقل ٹھکانے کا نشان رہا اور عرب شعراء نے عفو لفظ کو انہی معنوں میں بڑے اچھے اچھے شعروں میں استعمال کیا ہے یعنی کلیتاً مٹ جانا لیکن عفو کا وہ مضمون جو یہاں اطلاق پاتا ہے وہ اور ہے اور وہ عرب لغت کھول کر بیان کرتی ہے۔

(۔) جو مراد یہاں اطلاق پا رہی ہے وہ یہ ہے کہ تم ان کو تھوڑا سا ڈانٹو اور کچھ خفگی کا اظہار کرو تو کبھی کبھی جب یہ دیکھو کہ تمہارے عفو نے کام نہیں کیا تو (۔) صفح سے کام لو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سے کچھ ناراضگی کا اظہار کرو اور (۔) کا لفظ جو ہے وہ بہت ہی ایک اعلیٰ درجے کا انتخاب ہے اس موقع کے لئے کیونکہ (۔) اس بات کو بھی کہتے ہیں کہ ایک انسان کسی سے کچھ دیر کے لئے ناراضگی کی وجہ سے مونہہ پھیر لے یعنی چھپانے کے لئے نہیں بلکہ اس اظہار کے لئے کہ تم نے ایسی حرکت کی ہے کہ اب میں ویسا پیار کا تعلق تم سے نہیں رکھ سکتا۔ یہ نظریں جو ہیں یہ نظر پھیرنا اور ہے اور عفو کی نظریں پھیرنا بالکل اور ہے۔ پس چونکہ معانی ملتے ہیں اس لئے ترجمہ کرنے والے زیادہ باریکی میں اگر نہ جائیں تو ایک ہی جیسا ترجمہ کر دیتے ہیں جو درست نہیں ہے۔

عفو میں نظر انداز کرنا' درگزر کے ان معنوں میں کہ گویا کوئی واقعہ نہیں ہوا' آپ دیکھ رہے ہیں اپنے حوصلے کی وجہ سے اسے برداشت کر رہے ہیں (۔) بعض دفعہ بچے جب ایسی حرکت کریں جو ناپسندیدہ ہے اور کرتے رہیں' آپ ان سے مونہہ پھیر لیتے ہیں ان معنوں میں کہ ان کو محسوس ہوتا ہے کہ ہماری طرف وہ پیار اور شفقت کی توجہ نہیں رہی اور یہ چیز اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اسے انگریزی میں Reprove کہتے ہیں یعنی ایسے رنگ میں سرزنش کرنا کہ جو سزا کے معنے تو نہیں رکھتی لیکن لفظوں میں یا طرز سے وہ غلطی کرنے والے کو احساس دلا دیتی ہے کہ ہم سے کچھ ایسی بات ہوئی ہے کہ اب ہم ویسے پیار کے مستحق نہیں رہے تو توجہ پھر گئی ہے۔ تو یہ بھی ایک بہت ہی اہم اصلاح کا طریق ہے جس کو (کلام الٰہی) نے میاں بیوی کے تعلق ہی میں بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کوئی عورت کپت کرنے والی ہو' لفظ پنجابی ہے لیکن ہے بڑا زبردست اس لئے میں استعمال کرتا ہوں اس کو بے دھڑک' فرمایا کہ فساد برپا کر دے بات بات پر بدتمیزی کرنے والی آگے سے اٹھ کھڑی ہونے والی تو فرمایا اس کو نصیحت کرو اور پھر اسے کچھ عرصے کے لئے علیحدہ اپنے بستر میں چھوڑ دو اب وہ علیحدہ چھوڑنے کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ سمجھے کہ میرا کچھ اس نے دیکھا ہی نہیں' میرا نقص اس کو پتہ ہی نہیں چلا بلکہ یہ اعراض ایسا ہے جس سے بڑی وضاحت کے ساتھ جرم کرنے والے اور خطا کرنے والے کو محسوس ہو جاتا ہے کہ اب معاملہ آگے بڑھ گیا ہے' اب اس کا تعلق اثر انداز ہو گیا ہے۔ اب اگر میں ایسی باتیں پھر کروں گی یا کروں گا تو مجھے اس سے وہ شفقت نصیب نہیں ہو سکتی جو پہلے ہوا کرتی تھی۔ (۔)

چنانچہ (۔) یہ بھی مضمون بیان کیا گیا ہے کہ ایک انسان ناراضگی کے اظہار پر اپنا گھر چھوڑ کر باہر نکل جائے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کوئی بری بات آپ دیکھتے ہیں تو اس جگہ کو چھوڑ کر ہٹ جاتے ہیں صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ ناراضگی کا اظہار ہے گو سختی اس میں نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ اگر کوئی بدتمیزی کی باتیں کرتا ہے دین کے متعلق تو (۔) ان کو چھوڑ کر الگ ہو جاؤ۔ یعنی محسوس ہو ان کو کہ ہماری یہ حرکت اس شخص کو پسند نہیں آئی اس کے بعد بھی اگر ایسی غلطی سرزد ہو جاتی ہے جو قابل سرزنش ہے تو پھر مغفرت کا خانہ کھلا رہ جاتا ہے۔ اور بعض باتوں میں اظہار ناراضگی کے بعد بھی مغفرت ہوتی ہے اور ان معنوں میں (۔) مغفرت کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی ناراضگی کو پھر اتنا لمبا نہ کرو کہ تعلق ٹوٹ ہی جائے' ایسا نہ ہو کہ رشتہ وداد ہی قطع ہو جائے کچھ حوصلہ دکھاؤ پھر اور واپسی کے سفر کے لئے مغفرت سے کام لو۔

تبھی خدا تعالیٰ جب بعض اپنے بندوں کا پیار سے ذکر کرتا ہے کہ ان سے یہ خطا ہوئی یہ خطا ہوئی تو پھر مغفرت کا مضمون ہمیشہ اس کے بعد آتا ہے اور مغفرت کے مضمون سے پہلے جب خدا کا دل مائل ہوتا ہے' دل چاہتا ہے کہ اس سے میں پیار کروں تو اس کو خود دعائیں سکھاتا ہے اور خود اس کو طریق بتاتا ہے کہ یہ باتیں کرو پھر مجھے تم بہت اچھے لگو گے پھر میں تمہاری طرف لوٹ آؤں گا۔ اور اس کے لئے کوئی بہانہ ہونا چاہئے ورنہ بعض لوگ ایسے بھی میں نے دیکھے ہیں کہ وہ ناراض ہوئے واپسی کا رستہ ہی نہیں یاد آتا نہیں ہے' دل چاہے بھی تو آپس میں ایسی اجنبیت پیدا ہو جاتی ہے کہتا ہے دوبارہ ہم کس مونہہ سے بات کریں گے اور اس کے نتیجے میں لمبے عرصے تک بعض دفعہ جدائیاں پڑ جاتی ہیں۔ میرے علم میں جب ایسے لوگ آتے ہیں تو میں سمجھاتا ہوں کہ اپنی انا کو توڑو یہ جھوٹی انا ہے تم سمجھتے ہو کہ اگر میں نے اب کہا تو میری خفت ہو جائے گی تو واپسی کے رستے ہر شخص کی اپنی شان اور اپنی حیثیت کے مطابق ہوا کرتے ہیں۔ اللہ نے واپسی کا رستہ اختیار کیا ہے۔ اور (کلام الٰہی) نے کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اس کو بھی تو واپسی چاہئے ایک بندے سے ناراض ہوا ہوا ہے' دوسری طرف مونہہ کیا ہوا ہے بندے کو محسوس ہو گیا ہے کہ اب مجھے چھوڑ رہا ہے کچھ' وہ التفات نہیں رہا' وہ دعاؤں میں مقبولیت نہیں رہی۔ خدا کے اظہار کے بے شمار طریقے ہیں جو بندے کو محسوس ہو جاتا ہے کہ اب کچھ معاملہ آگے بڑھ گیا ہے پھر اللہ واپس آتا ہے' بندہ تو نہیں پھر اس کو پکڑ سکتا۔ اللہ تو بندے کی پکڑ پہنچ سے کہیں بالا اور اس کی رسائی سے بہت اونچا ہے تو یہ اس کی رحمت کا طریق ہے۔ خود جھکتا ہے اور (کلام الٰہی) کہتا ہے کہ ہم نے اسے پھر سکھایا ایسی ایسی باتیں کرو وہ ہمیں بڑی اچھی لگیں گی' پھر میں تجھے معاف کروں گا تو معافی کے بھی کیسے پیارے رنگ ہیں اللہ کے' خود ہی معافی کے ڈھنگ سکھائے اور پھر معاف کر دیا اور گویا واپسی کا رستہ قائم ہو گیا۔

بندوں میں بھی کچھ واپسی کے رستے ہوا کرتے ہیں اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ بھی وہ رستے نکالا کرتے تھے۔ (۔) واپسی کے رستے انسان ہمیشہ ڈھونڈا کرتا ہے اور اپنی زندگی کے تجربوں پر آپ نظر ڈال کے دیکھ لیں ایک دفعہ جب آپ "صفح" کا معاملہ شروع کر دیں تو پھر بسا اوقات واپسی میں الجھن پیدا ہوتی ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس سلسلے میں بہت سے پیارے انداز دکھائے جن سے پتہ چلتا ہے کہ مغفرت کے لئے "صفح" کے بعد رستہ بنانا چاہئے اور انسان کو واپس لوٹنا چاہئے۔

حضرت (بانی سلسلہ) نے اس انا کو توڑنے کے لئے ایک بہت ہی پیارا نسخہ بیان فرمایا:۔

بعض دفعہ صفح سچ ہے ناراضگی حق ہے لیکن اب اگلا بھی ناراض ہو بیٹھتا ہے وہ سمجھتا ہے میں سچا ہوں تو پھر واپسی کا پل قائم کرنا ذرا زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو" پھر کوئی مشکل نہیں رہے گی۔ یہ جو انا کا معاملہ ہے' انا جو حائل ہو جاتی ہے دوبارہ تعلقات کے قیام کے لئے اس کو توڑنے کے لئے اس سے اچھا کوئی رستہ نہیں ہے اور میں نے خود بھی اس کو استعمال کر کے دیکھا ہے' دوسروں کو بھی استعمال کروایا ہے۔ بہت ہی اعلیٰ درجے کا نسخہ ہے۔ یہ نہیں فرمایا سچے ہو کر جھوٹے ہونے کا اقرار کرو۔ اب سچے ہو کر جھوٹا ہونے کا اقرار کیسے ہو سکتا ہے۔؟ اگر انسان سمجھ رہا ہے کہ میں جھوٹا نہیں ہوں اور یقین رکھتا ہے کہ میں جھوٹا نہیں ہوں تو پھر اس کے لئے حضرت (بانی سلسلہ) کا یہ کہنا کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو ایک ہی معنے رکھ سکتا ہے دوسرا معنی اس میں آ ہی نہیں سکتا۔ اس کا یہ معنی ہو نہیں سکتا کہ سچے ہو تو جھوٹ بول کر اپنے آپ کو جھوٹا کہو۔ اور کئی لوگوں کو اس فقرے کا مفہوم نہ سمجھ آنے کے نتیجے میں واپسی کا رستہ ہی نہیں پھر یاد رہتا۔ وہ کہتے ہیں ہم کیسے کہیں کہ ہم جھوٹے ہیں۔ یہ نہیں کہنا کہ ہم جھوٹے ہیں' تذلل ایسا اختیار کرو گویا تم جھوٹے ہو۔ تو اچھا جو بھی ہے ہمیں معاف کر دو' قصور ہمارا ہی سہی۔ اب یہ کہنے کا طریق ہے' یہ تو جھوٹ نہیں ہے۔ اچھا چھوڑو اس جھگڑے کو' جو پرانی باتیں ہیں ان کو طول نہ دو ختم کرو چلو میں ہی جھوٹا سہی یہ جب کہتے ہیں "میں ہی جھوٹا سہی" تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ نے جھوٹے رنگ میں اپنے جھوٹ کا اقرار کیا ہے۔ یہ ایک طرز کلام ہے اور چھوٹے چھوٹے بعض لفظ زبانوں میں بہت ہی مفید اور کار آمد الفاظ ہوتے ہیں تو ہلکا سا Twist دیدیں بات کو جو بدی کی خاطر نہیں بلکہ نیکی کی خاطر ہو تو اس سے معاملے حل ہو جاتے ہیں۔

ابھی کل ہی ایک شخص کی طرف سے معافی کا خط ملا ہے جس نے اپنی عمر کا ایک لمبا عرصہ اخراج میں ضائع کر دیا اس بحث میں کہ نہیں میں سچا ہوں اس لئے میں کیسے معافی مانگوں اور ہر دفعہ اصرار۔ میں نے

کہا پھر اگر تمہارا یہ اصرار ہے تو بیٹھے رہو اسی پہ' دلائل اور گواہیاں کہتی ہیں تم جھوٹے ہو اور تمہیں اصرار ہے اپنے سچ پر اور تم کہتے ہو میں پھر کیسے معافی مانگوں۔ آخر خدا نے اس کو عقل دی اس نے جب دوبارہ معافی مانگی تو جو امور عامہ کے کارکن ہیں انہوں نے ان سے پوچھا کہ اسی شرط کے ساتھ مانگ رہے ہو۔ اس نے کہا نہیں اب میں نے کافی دیکھ لیا ہے اس کا نقصان' میں جو بھی ہوں مجھے معاف کر دیا جائے۔ میں یہ بحث چھیڑتا ہی نہیں کہ میں سچا تھا کہ جھوٹا تھا۔ میں نے اسی وقت اس کو معاف کر دیا کیونکہ کسی کو جماعت سے الگ رکھنا تو میرے لئے بھی بڑی تکلیف کا موجب ہوتا ہے لیکن اگر کوئی غلط ضد پہ انکار ہے تو اس کی غلط ضد کو تسلیم کرنا عفو اور درگزر اور مغفرت کے تقاضوں کے اندر نہیں ہے' وہ اس سے باہر کی چیز ہے۔

(کلام الٰہی) جو مضمون بیان کرتا ہے اس میں شرط ہے کہ عفو کی ایسی صورت میں تب اجازت ہوگی اگر اس کے نتیجے میں اصلاح ہو۔ اگر اس کے نتیجے میں غلطیاں پھیل جائیں اور غلط اصول قائم ہو جائیں اور فتنے پیدا ہونے شروع ہو جائیں تو پھر عفو کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے لوگ بعض دفعہ میرے ہی خطبوں کے حوالے دے کر مجھے ملزم کرتے ہیں کہ آپ نے تو عفو پر اتنا خطبہ دیا تھا مغفرت کی وہ وہ باتیں کی تھیں' آپ بھول گئے ہیں اب کیوں نہیں کرتے مغفرت سے کام۔ حالانکہ ان کو پتہ نہیں کہ (کلام الٰہی) نے خدا تعالیٰ کی ہر قسم کی صفات بیان فرمائی ہیں وہ تمام صفات آنحضرت ﷺ کی ذات میں جلوہ گر تھیں اور ان کے درمیان عدل تھا' ان کے درمیان ایک توازن تھا اور اس عدل کو قائم رکھنا لازم ہے۔ ورنہ محض مغفرت کے نام پر اگر آپ ہر بات کو نظرانداز کریں اور ہر بات کو معاف کریں گے تو اس کے نتیجے میں گناہ بہت ہی شوریدہ سر ہو جاتے ہیں وہ باغی ہو کر سارے معاشرے کو برباد کر دیتے ہیں۔ تو ان چیزوں کے درمیان فرق رکھیں اور تبھی رسول اللہ ﷺ کی بعض ناراضگیاں بہت لمبا عرصہ چلی ہیں مگر اس لئے کہ ان معاملات میں آپ سمجھتے تھے کہ خدا کی اجازت کے بغیر میں مغفرت سے کام نہیں لے سکتا۔ جب اجازت آئی تو پھر آپ نے وہ مغفرت سے کام لیا۔ جہاں ایسا معاملہ نہیں تھا وہاں آپ نے بڑے بڑے درگزر اور عفو اور مغفرت سے کام لئے ہیں۔ تو یہ مضامین ایسے ہیں جو توازن کا تقاضا کرتے ہیں اپنی طبیعتوں میں ان باتوں میں توازن رکھئے۔

پس مغفرت کی بھی ضرورت پڑے گی اگر وہ ایسے گناہوں جن سے بخشش سے کام لینا ہے تو پھر عفا کے اس مضمون کے بعد جو میں نے بیان کیا ہے' اس سے علیحدگی کے بعد پھر واپس لوٹو' پھر معافی دو اور معافی کے بعد اور بھی زیادہ محبت بڑھ جایا کرتی ہے بسا اوقات کسی نے کہا ہے۔

بڑا مزہ اس ملاپ میں ہے
جو صلح ہو جائے جنگ ہو کر

جنگ کی اپنی تلخیاں سہی مگر جنگ کے بعد جو ملنے کا مزہ ہے وہ پھر بات ہی اور ہے۔ تو مغفرت اس مزے کا نام ہے۔ جو کچھ لڑائی' کچھ جنگ کے بعد انسان کرتا ہے اور پہلے سے بھی زیادہ تعلق میں بڑھ جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت (بانی سلسلہ) نے اس مضمون کو ایک موقع پر اس طرح بیان فرمایا ہے کہ گویا خدا کو گناہ اچھا لگتا ہے کیونکہ اس کے بعد اس کو مغفرت کا بڑا مزہ آتا ہے۔ وہ میں نے ایک موقع پر تفصیل سے سمجھایا تھا کہ حضرت (بانی سلسلہ) کا یہ مطلب نہیں ہے جو تم سمجھ رہے لیکن یہ اپنی جگہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ چونکہ غفور رحیم ہے اس کو مغفرت کا اس لئے لطف آتا ہے کہ اس کی مغفرت کے نتیجے میں گناہوں کو حوصلہ نہیں بڑھتا بلکہ گناہ مٹتے ہیں اور بندے کا خدا سے پیار بڑھ جاتا ہے اور یہ وہ حکمت ہے جو خدا تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں مغفرت کے مضمون کو جتنا بار بار بیان فرمایا ہے شاید ہی کوئی اور مضمون ہو جو اس طرح اصرار اور تکرار کے ساتھ بار بار بیان ہوا ہو' مگر تکرار نہیں بلکہ بلاغ مبین کے طور پر بیان ہوا ہو۔

(-) پس یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے۔ یہاں دو باتیں ہیں جن پر اس (-) کا اختتام ہے۔ اول یہ کہ اللہ تو غفور ہے اگر تم غفور نہیں بنو گے تو اللہ سے تعلق کاٹ لو گے ادھر اولاد کو دشمن بناؤ گے وہ ہاتھ سے جاتی رہے گی' بیوی جس کو تمہارے لئے سکینت اور راحت قلب کے لئے پیدا کیا گیا وہ تمہارے لئے سکینت اور راحت قلب دینے کی بجائے تمہارے خلاف عناد رکھنے والی ہو جائے گی۔ اولاد جس پر انسان کی آئندہ نسلوں کی بقاء کا انحصار ہے اس کی اپنی بقاء ہے وہ دشمن کے طور پر باقی رہے گی اور ہمیشہ اس کو بغض اور عناد سے یاد رکھے گی۔

بعض دفعہ بعض جاہل مرد اتنا زیادہ سختی سے کام لیتے ہیں کہ ان کے اپنے بچے مجھے لکھتے ہیں کہ ان کے مرنے کے بعد ہم دعا کیسے کریں گے کہ دل سے جھوٹ تو نہیں اٹھ سکتا ہم اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ کرو اور وہ کرو' ان سے زیادہ سے زیادہ مونہہ بند تو کر لیں گے کہ اف نہیں کہنا مگر پھر ان کے لئے دعا دل سے کیسے نکلے گی اور جس لکھنے والے کی میں بات کر رہا ہوں وہ بالکل سچائی کے ساتھ لکھ رہا تھا۔ اس نے جس طرح وضاحت کی بالکل عیاں تھا اس میں کوئی بناوٹ نہیں وہ بے چارہ سخت مظلوم اور مجبور تھا اور دل چاہتا تھا کہ میں بھی نیک لوگوں کی طرح اپنے ماں باپ کے لئے دعائیں کروں لیکن اس نے کہا اس نے تو گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔ ماں پر سختی' بیٹیوں پر سختی' ہم پر سختی اور ایک دشمن کے طور پر ہمارے گھر میں بس رہا ہے وہ شخص اور کوئی بھی ایسا ذریعہ باقی نہیں رہنے دیا کہ ہم اس کے لئے دل میں کسی کونے میں محبت محسوس کریں۔

تو اپنی اولاد کو عدو بنانا باپ کا کام ہے' یہ (کلام الٰہی) نے کھول دیا ہے مضمون کہ تمہاری بیویوں میں سے' تمہاری اولاد میں سے تمہارے دشمن ہیں' مگر کس کے دشمن ہیں "جو عفو سے کام نہیں لیتا" جو ترتیب یہ ہے عفو سے کام نہیں لیتا' صفح سے کام نہیں لیتا' میں اس کا معنی پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اور مغفرت سے کام نہیں لیتا اس کی اولاد اس کی دشمن ہو جائے گی اور پھر خدا کا تعلق بھی کاٹا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو غفور رحیم ہے۔ جو ان باتوں میں عفو' درگزر وغیرہ سے کام نہیں لیتا وہ رحیم نہیں ہو سکتا اور جو مغفرت نہیں کرتا اس کا غفور سے تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ تو دین و دنیا دونوں ہی ہاتھ سے نکل جائیں گے اگر انسان اس بدتمیزی کی روش پہ اصرار کرے۔ اور اولاد کو اچھا بنانا اس کا فرض ہے کیونکہ اگر وہ اس کی بداخلاقی کے نتیجے میں بری بن کے دنیا میں قائم ہو گی تو صرف یہ سوال نہیں ہے کہ اس سے کاٹی جائے گی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر وہ لوگ آئندہ دوسروں کو جو اپنی بدخلقی کا نشانہ بنائیں گے کیونکہ ہر بچے کا ایک ہی طرح رد عمل نہیں ہوتا۔ بعض تو وہ ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا تکلیف محسوس کرتے ہیں' بے قراری محسوس کرتے ہیں' دعاؤں کے لئے خط لکھتے ہیں کہ خدا لئے ہمیں کچھ بتائیں ہم کیا کریں ہم اللہ کی نظر میں بد بننا نہیں چاہتے مگر بے اختیاری کا عالم ہو گیا ہے لیکن ایسے کم ہوتے ہیں۔ اکثر وہ ہیں جو اس رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں پھر' باپ گھر سے نکلا تو ایک بچہ دوسرے پر پھر تشدد کرتا ہے اور مائیں پھر بعض دفعہ اسی رنگ میں رنگین ہو جاتی ہیں سارے گھر میں دنگا فساد' ایک دوسرے پر برتن اچھالنا' چیزیں پھینکنا' گھر ہے جو ایک فساد کی آماجگاہ ہو جاتا ہے اور پھر آگے یہ نسلیں اگلی نسلوں پر بڑا ہی ظلم کرنے والی بنتی ہیں۔ بہت سے معاملات جو میرے سامنے آتے رہتے ہیں مجھے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ کس ماں باپ کی گود میں اس عورت نے پرورش پائی ہے یا اس مرد نے پرورش پائی ہے ان کی ساری تاریخ ان کے اندر لکھی ہوئی ہے اور جو دہرا رہی ہے اپنے آپ کو' کتنی نسلوں تک یہ بد پھل کھائیں گے آخر۔ اس لئے ضروری ہے کہ بار بار بلاغ مبین کے ذریعے ان پر بات کھولی جائے اصرار کیا جائے کہ خدا کے لئے ہوش کرو کسی دن سوچو تو سہی کہ تم کیا ہو گئے ہو تم نے اپنے گھر کا کیا حال بنا رکھا ہے اور اس کے بد نتائج سے پھر تم بھاگ نہیں سکو گے اور مر بھی جاؤ گے تو وہ تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ہر آنے والی نسل تمہیں بددعائیں دے گی۔ پس اس وجہ سے جو حضرت (بانی سلسلہ) کے درس والی رؤیا تھی اس نے مجھے اس پر آمادہ کیا کہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے' اس پر میں زور دوں اور بار بار زور دوں اور آپ کو سمجھاؤں کہ عفو اور درگزر کے بغیر اور صفح اور مغفرت کے بغیر ہم حقیقت میں اپنی اولاد کی کیا دنیا میں کسی کی بھی تربیت نہیں کر سکتے۔

اب میں چند احادیث' جتنا بھی وقت ہے' وہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں (-) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق بتایا کہ آپ نے فرمایا (-) کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوا کرتی' یہ بھول جاؤ بات کہ صدقے سے مال کم ہوتا ہے۔ صدقے سے مال ہمیشہ بڑھتا ہے اور اس میں برکت پڑتی ہے۔ اور یہ بھی بہت ہی گہرا مضمون ہے اپنی ذات میں الگ تفصیل کا محتاج ہے۔ بعض دفعہ میں نے اس پر روشنی ڈالی مگر بعض دفعہ پھر بھی اسے بتانا پڑے گا کہ ایک طریق سود کے ذریعے مال بڑھانے کا ہے ایک قرضہ حسنہ خدا کو دینے کے ذریعے مال بڑھانا ہے ایک صدقات کے ذریعے مال کا بڑھانا ہے اور یہ ساری باتیں اپنی جگہ سچی ہیں کہ سود کے ذریعے نہیں بڑھتا بلکہ اس پہ نحوست پیدا ہوتی ہے۔ اللہ کو قرضہ حسنہ دینے سے لازماً بڑھتا ہے اور غریب کی مدد کرنے سے' ضرورت مند اور محتاج کا خیال رکھنے سے مال میں ضرور برکت پڑتی ہے۔ لیکن یہ چونکہ ضمنی مضمون یہاں آیا ہے اس لئے میں اس کو سردست چھوڑتا ہوں۔

اگلی بات یہ ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی انسان عفو سے کام لے اور خدا تعالیٰ نے اس کو عزت نہ دی ہو۔ عفو سے اگر کام لو گے تو تمہاری عزت بڑھے گی عزت کم نہیں ہوگی اور یہ ایک بہت ہی گہرا نفسیاتی راز ہے (-) ہم پر کھولا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ وہ ماں باپ جو اپنی اولاد سے عفو کا سلوک کرتے ہیں ہمیشہ ان کی عزت ان کی اولاد کے دل میں بڑھتی ہے اور عفو کے ذریعے باہر سوسائٹی میں بھی عزت بڑھتی ہے اور کبھی عفو سے انسان گرتا نہیں۔ یعنی لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ اس کو کیا پتہ چلتا ہے چلو چھوڑو پرے اس کو عفو میں ایک وقار پایا جاتا ہے۔ عفو کے مضمون میں یہ بات داخل ہے کہ علم ہو گیا ہے لیکن دیکھو ہم اپنی اعلیٰ حوصلگی کی وجہ سے' اپنے وسیع القلب ہونے کی وجہ سے تجھ سے اعراض کر رہے ہیں اس کے نتیجے میں ہمیشہ ایسے شخص کے لئے دل میں عزت بڑھتی ہے اس کی دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) اس کی ایک بہت ہی اعلیٰ پائے کی مثال تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (-) کو بھی میں نے بہت قریب سے اور بار بار دیکھا عجیب عفو کا رنگ تھا یعنی جانتے تھے کہ یہ کچھ ہو رہا ہے مگر یوں نظر کرتے تھے گویا دیکھا ہی کچھ نہیں مگر جب دیکھتے تھے تو پھر صفح جمیل ضرور ہوتا تھا جب آنکھوں میں آنکھیں ڈال لیں جب ایسے دیکھا کہ نظر آ گیا کہ اس نے دیکھ لیا ہے پھر اس سے ناراضگی کا اظہار بھی بالکل اسی طرح جیسے (کلام الٰہی) نے بیان فرمایا ہے کہ پھر اس سے کچھ دیر کے لئے گویا الگ ہو گئے' نگاہوں میں اجنبیت آ گئی' یہ ہے وہ عفو کا دوسرا طریق یعنی معنی وہی ہے مگر اور رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ گویا نہیں دیکھا' اس کو نہیں دیکھا جو توجہ چاہتا ہے۔ ہر وقت جس کو عادت ہو کہ مجھ پر پیار کی نظر رہے اس سے نظریں ہٹانا بہت بڑی سزا ہے اور Reprove کا معنی اس لحاظ سے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر تم اگر عفو سے کام لوگے تو عفو کے نتیجے میں تمہیں کبھی بھی گھٹیا اور چھوٹا نہیں سمجھا جائے گا۔ اب اس میں ایک اور بڑی عجیب راز کی بات بیان فرما دی جس کی طرف توجہ دلا کے اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے میں اس خطبے کو ختم کروں گا کہ عفو ہے کیا' وہ عفو جس کے نتیجے میں اولاد بدتمیز ہوتی ہے اور کھل کھیلتی ہے' شرارتیں کرتی چلی جاتی ہے اس کے نتیجے میں اس اولاد کے دل میں ان ماں باپ کی عزت کبھی نہیں پیدا ہوئی اس لئے عفو پہچاننے کا کتنا عمدہ ذریعہ بیان فرما دیا۔ فرمایا عفو ہے ہی وہی جس کے ذریعے تمہاری عزت بڑھے۔ جہاں تم نے عفو کے نام پر خطاؤں سے نظر پھیری ہے اور خطائیں شوخ ہو گئی ہیں اور بچے بدتمیز ہو گئے ہیں تم بے وقوف ہو جو سمجھتے ہو کہ عفو سے کام لیا جا رہا ہے۔ تم وہ حد پھلانگ چکے ہو جہاں عفو کی جو عملداری تھی وہ ختم ہو گئی اس حد سے باہر آ گئے ہو۔ تو ایک ہی چھوٹے سے پیارے فقرے میں (-) کتنا عظیم الشان نکتہ بیان فرما دیا عفو کی پہچان کا۔ فرمایا اس وقت تک تمہارا عفو ہے جب تک اس کے نتیجے میں تمہاری عزت بڑھتی ہے جہاں تمہاری عزت ختم ہونی شروع ہو جائے وہاں عفو ختم ہے۔

پس وہ مائیں جو اپنے بچوں کو خاص طور پر جب وہ دوسروں کے گھروں میں جائیں تو ہر قسم کی کھلی چھٹی دیتے ہیں دوڑے پھرتے ہیں آوازیں نکالتے ہیں' چیخیں مارتے' بدتمیزی کا اظہار اور ان کے ہنسنے کی طرز میں ہی بدتمیزی پائی جاتی ہے اور جو میزبان ہے اس کو تکلیف پہنچ رہی ہے اس کے بچے حیران ہو جاتے ہیں یہ کیا ہو رہا ہے اور ماں بیٹھی ہے بے حس' پرواہ ہی کوئی نہیں- اور وہ پھر ان کی قیمتی چیزیں' انہوں نے سجاوٹ کی چیزیں رکھیں اٹھا کے وہ پھینکیں' کوئی شیشہ توڑ دیا بہت قیمتی' کوئی اور چیز کسی کو نقصان پہنچادیا' اور ماں ہے "بڑا شرارتی ہے ایسا نہ کریا کر-" اور ایسا بچہ ضرور ماں سے بدتمیز ہوتا ہے یہ میرا تجربہ ہے ایک دفعہ بھی میں نے اس بات کو غلط نہیں دیکھا- ایسی مائیں جو ڈھیل دیتی ہیں ان کی عزت گر جاتی ہے اور ذلیل ہو جاتی ہیں وہ اور وہ اولاد پھر ان پر بھی تحکم کرنے لگتی ہے-

یہ مضمون ہے (-) بیان فرمادیا کہ یاد رکھو عفو سے عزت کم نہیں ہوا کرتی بلکہ خدا ہمیشہ ایسے شخص کی عزت بڑھاتا ہے- جہاں کم ہوتی دیکھو گے وہاں تم عفو کی حدیں پھلانگ گئے اس لئے لازم ہے تم پر کہ تم اپنی نگرانی کرو اور عفو کی حد سے باہر نہ نکلو- (-) لفظ تھا جو میں بھول گیا تھا بیان کرنا- (-) مراد یہ ہے کہ کوئی ایسی جن سے تم پر کچھ ظلم ہوا ہے تمہارا نقصان ضرور ہوا ہے اور وہ تکلیف کا موجب بنا ہے پھر' عام روزمرہ جو باتیں ہیں ان میں عفو تو اور چیز ہے مگر یہ عفو اس موقع کی باتیں ہیں جیسی کی مثالیں بیان کی تھیں کہ تھوڑا بہت نقصان پہنچادیا-

اب جو باہر کے بچے آپ کے ہاں آتے ہیں ان سے بھی انسان عفو سے کام لیتا تو ہے مگر اگر وہ عفو کا کام آپ کو نقصان سے بچا نہ سکے اور آپ کی عزت بھی کم ہو تو پھر وہاں بھی عفو سے کام لینا جائز نہیں ہے- دوسرے ماں کے بچے پر سختی نہ کریں' اس کو ماریں نہیں مگر صفح جمیل کا حکم اس کے بعد آپ پر لازماً صادق آتا ہے کہ سمجھائیں ماں باپ کو' کیونکہ صفح میں صرف اعراض کر کے ناراضگی کا اظہار نہیں بلکہ لفظوں میں ناراضگی کا اظہار بھی لغت کی رو سے لفظ صفح میں داخل ہے تو سمجھانا چاہئے اس کی ماں کو یا اس کے باپ کو جو بھی ساتھ ہو کہ دیکھو تم بچوں سے ٹھیک ٹھاک سلوک نہیں کر رہے یہ نقصان پہنچا رہے ہیں اور تکلیف دہ بات ہے- اس میں سزا دینے کا مفہوم نہیں ہے مگر اظہار ناپسندیدگی اس رنگ میں کہ دوسرے کو محسوس ہو کہ ایک غلط بات ہو گئی ہے-

تو اس طرح اپنے معاشرے کو (-) ڈھالیں تو گھر میں اگر تربیت اچھی ہو جائے گی تو یاد رکھیں پھر آپ ایک دنیا کی مربی قوم کے طور پر ابھریں گے اور ایسی قوم جو ان نصائح پر جو گھر سے شروع ہوتی ہیں اور بظاہر چھوٹی چھوٹی ہیں جو ان سے فائدہ اٹھاتی ہے اس کے مرتبے بہت بلند ہو جاتے ہیں- اور (-) فرمایا ہے کہ اللہ عزت دیتا ہے اس شخص کو یعنی بات تو نفسیاتی ہے مگر اللہ کی طرف عزت کو پھیر دینا دو باتوں کو ظاہر کرتا ہے ایک تو یہ کہ قانون قدرت ہے' خدا کا بنایا ہوا قانون ہے جو ضرور عمل دکھائے گا ایسی صورت میں اگر عفو سچا ہے تو تم ضرور اس کے نتیجے میں زیادہ عزت کے ساتھ یاد کئے جاؤ گے' عزت کے ساتھ تم سے سلوک کیا جائے گا لیکن اس سے بڑھ کر مضمون یہ ہے کہ جب اللہ کسی کو عزت دیتا ہے تو اس کی پھر کوئی حد نہیں رہتی وہ اس کے مرتبے کو جتنا چاہے بڑھائے بڑھاتا چلا جاتا ہے-

پس محض ایک نفسیاتی رد عمل کے طور پر نہیں بلکہ اگر تم خدا کی خاطر ایسا کرو گے اگر اللہ کے خوف یا اس کی محبت کے نتیجے میں ایسا کرو گے تو پھر تمہاری عزتیں ضرور دنیا میں بڑھیں گی اور یہ وہ مضمون ہے جو ساری عالمگیر جماعت سے ان معنوں میں تعلق رکھتا ہے کہ اگر وہ گھر میں عفو سے کام لیں گے تو خدا محض گھر میں آپ کو جزا دینے کا پابند نہیں ہے اللہ کی جزاء تو پھر گلیوں' شہروں' ملک ملک پھیلتی ہے اور وہ کسی حد بندی کی پابند نہیں ہے اس لئے یہ جماعت کی عزت اور وقار کو بڑھانے کے لئے بھی ضروری ہے- اللہ تعالیٰ ہمیں (-) نصیحتوں پر عمل درآمد کرنے کی توفیق عطا فرمائے-

قرارداد تعزیت بروفات

حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا صاحبہ

(منجانب جماعت احمدیہ برطانیہ)

آج ہم ممبران مجلس عاملہ برطانیہ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا صاحبہ کی المناک وفات کے موقعہ پر نہایت ہی گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہیں- ان کی وفات نہ صرف افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ کے لئے صدمہ کا باعث ہے بلکہ ہر فرد جماعت اس موقعہ پر سوگوار ہے اور اس غم کو شدت سے محسوس کرتا ہے-

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ایک لمبا عرصہ مختلف عوارض میں مبتلا رہنے کے بعد 22- مئی 97ء کو صبح سوا چار بجے ربوہ میں وفات پاگئیں- وفات کے وقت آپ کی عمر 78 سال تھی-

آپ کی ولادت 7- اپریل 1919ء کو ہوئی- آپ حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب کی صاحبزادی تھیں اور حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے والد حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی پوتی تھیں- حضرت سیدہ ام طاہر کی وفات کے بعد ان کے بچوں کی پرورش کرنے کے لئے حضرت امام جماعت الثانی کی خواہش تھی کہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے خاندان میں سے ہی کوئی خاتون حضرت صاحب کے عقد میں آئے جو ان کی پرورش حقیقی ماں کی طرح کر سکے- حضرت امام جماعت الثانی نے رؤیا میں دیکھا کہ "ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے کہ مہر آپا کو بلاؤ" جس کے معنے ہیں محبت کرنے والی آپا-

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حضرت امام جماعت الثانی کے عقد میں 24- جولائی 1944ء کو آئیں اور آپ کو رؤیا کے مطابق "مہر آپا" پکارا جانے لگا- آپ حضرت امام جماعت الثانی کی ساتویں اور آخری حرم تھیں- آپ نے 51-1950 میں لجنہ اماء اللہ پاکستان کی مرکزی سیکرٹری خدمت خلق کی حیثیت سے کام کیا- بعد ازاں آپ نے بطور سیکرٹری تعلیم و اصلاح- جنرل سیکرٹری اور نائب صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کی خدمات سر انجام دینے کی توفیق پائی- آپ نے اپنی تمام زندگی احمدیت کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھی- آپ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں- لیکن غریبوں اور مسکینوں سے ہمدردی کرنا- ان کی حاجات پوری کرنا اور مہمان نوازی کا خلق آپ میں نمایاں پایا جاتا تھا- آپ کو اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا میں خوب نوازا- آپ کو ایک امام جماعت کی حرم بننے کا شرف حاصل ہوا اور دوسرے امام جماعت کی والدہ بننے کا- پھر حضرت امام جماعت الرابع نے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی طرف سے ان کے ترکہ میں سے ایک کثیر رقم تین لاکھ مارکس کی جرمنی کی یکصد بیوت الذکر کی تعمیر میں خرچ کرنے کے لئے ادا کی- اللہ تعالیٰ نے اس سعادت کے لئے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کو منتخب فرمایا- یہ نیکی رہتی دنیا تک یاد رہے گی اور ان کی روح کو ثواب پہنچانے والی ہوگی- آپ کی تدفین 23- مئی 97ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ خاص میں حضرت ام وسیم صاحبہ کے پہلو میں ہوئی-

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا صاحبہ کو اپنی رحمت کی چادر سے ڈھانپ لے- ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے- آمین- ہم اس عظیم صدمہ میں حضرت امام جماعت الرابع اور دیگر افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطاء فرمائے- آمین-

امیر جماعت احمدیہ یو- کے

مالی معاملات میں واقفین نو اور ان کے خاندانوں کی ذمہ داری

○ واقفین زندگی کی بیویوں کے لئے یا واقفین زندگی لڑکیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ سلیقہ سیکھیں کہ کسی سے اس کی توفیق سے بڑھ کر نہ توقع رکھیں نہ مطالبہ کریں اور قناعت کے ساتھ کم پر راضی رہنا سیکھ لیں- اس ضمن میں ایک اہم بات جو بتانی چاہتا ہوں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے واقفین کی تحریک کے ساتھ ایک یہ بھی تحریک فرمائی کہ امیر گھروں کے بچوں کے لئے گھر کے باقی افراد کو یہ قربانی کرنی چاہئے کہ اس کے وقف کی وجہ سے اس کے لئے خصوصیت کے ساتھ کچھ مالی مراعات مہیا کریں اور یہ سمجھیں کہ جتنا مالی لحاظ سے ہم اس کو بے نیاز بنائیں گے اتنا بہتر رنگ میں وہ قومی ذمہ داریوں کی امانت کا حق ادا کر سکے گا- اس نصیحت کا اطلاق صرف امیر گھرانوں پر نہیں بلکہ غریب گھرانوں پر بھی ہوتا ہے- ہر واقف زندگی گھر کو یعنی ہر گھر جس میں کوئی واقف زندگی ہے آج ہی سے یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ خدا ہمیں جس پر رکھے گا ہم اپنے واقف زندگی تعلق والے کو اس سے کم معیار پر نہیں رہنے دیں گے یعنی جماعت کے مطالبے کی بجائے بھائی اور بہنیں یا ماں باپ اگر زندہ ہوں اور توفیق رکھتے ہوں یا دیگر قریبی مل کر ایسا نظام بنائیں گے کہ واقف زندگی بچہ اپنے زندگی کے معیار میں اپنے گھر والوں کے ماحول اور ان کے معیار سے کم تر نہ رہے- چنانچہ ایسے بچے جب زندگی کی دوڑ میں حصہ لیتے ہیں تو کسی قسم کا (Complex Inferiority) یعنی احساس کمتری کا شکار نہیں رہتے اور امانت کا حق زیادہ بہتر ادا کر سکتے ہیں-

(خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 17-2-89)

مولانا عبدالباسط شاہد (از دعائے مستجاب)

قبولیتِ دعا کے طریق

"قبولیت دعا کے طریق" کے نام سے ایک کتابچہ شائع ہو چکا ہے جو حضرت امام جماعت الثانی کے مختلف خطبات سے مرتب کر کے قادیان کے ایک بزرگ ناشر حضرت محمد یامین نے طبع کروایا تھا- اس کا خلاصہ ذیل میں حضرت امام جماعت الثانی کے الفاظ میں ہی شامل کیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں:-

"انسان پر ایک ایسا وقت آجاتا ہے جب وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں بطور ہتھیار ہو جاتا ہے.... ایسا انسان جو دعا کرتا ہے وہ دعا قبول ہو جاتی ہے-

1 (میرے بندے) کہیں کہ خدا کس طرح دعا قبول کر سکتا ہے تو کہو- میں سب سے بہتر مدعا کو پورا کر سکتا ہوں کیونکہ میں ہر ایک چیز کے قریب ہوں- دعا کرنے والے کے بھی اور جس مدعا کے لئے کی جائے اس کے بھی-

2 انسان شریعت کے تمام احکام پر عمل کرے اور دعائیں مانگے- اور ساتھ ہی اس بات پر ایمان رکھے کہ خدا تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے-

3 جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہو اور اس کے لئے دعا کرنی ہو تو اس وقت کسی ایسے انسان کے جو کسی قسم کے دکھ اور تکلیف میں ہو آزار کو دور کیا جائے یا دور کرنے کی کوشش کی جائے-

4 پانچواں گر یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی حمد کرے ..... حمد خدا تعالیٰ کی تمام صفات کو جوش میں لے آتی ہے اور سب صفات جمع ہو کر ایک طرف جھک جاتی ہیں تاکہ اس بندہ کا کام کر دیں-

باقی صفحہ 7 پر

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی صاجزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں ہمیشہ آپ کے لئے) نے اخلاقی تربیت کے متعلق 1913ء میں فرمایا۔

بعض لوگ بچوں کو چڑاتے ہیں اور ان کے سامنے ہاتھ اٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ماروں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک دو دفعہ کے بعد بچہ وہی شکل بنا کر اسی طرح ہاتھ اٹھا کر کہنے لگ جاتا ہے ماروں۔ بعض احمق بچوں کو پیار سے گالی دیتے ہیں بچے بھی آگے اسی طرح گالیاں دینے لگتے ہیں۔

بعض عورتیں اپنے بچوں سے ہمیشہ منہ بنا کر اور تیوری چڑھا کر بات کرتی ہیں تو ان کے بچے بھی ہمیشہ منہ پھلا کر بات کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اس کے بر خلاف جو عورتیں ہنس مکھ ہوں۔ بچوں سے نیک سلوک کی عادی ہوں ان کی اولاد بھی ویسی ہی ہنس مکھ ہوتی ہے ماؤں کو چاہئے کہ بچوں سے ایسا سلوک کریں جس کی نقل کرنے پر وہ ساری عمر ذلیل و خوار نہ ہوں۔ ہمیشہ کے لئے ان کے اخلاق درست ہو جائیں۔

حضرت امام جماعت الثانی مزید فرماتے ہیں۔

بے دین اور دین سے متنفر وہی بچہ ہو گا (سوائے جو اللہ چاہے) جس کے والدین اس کے سامنے دین کا استخفاف کرتے ہوں۔ ماں اگر (عبادت) نہیں پڑھتی عبادت کے اوقات کا احترام ملحوظ نہیں رکھتی تو ضرور ہے کہ بیٹا بھی بڑا ہو کر ایسا ہی کرے۔ جس بچے کے ماں باپ (عبادتیں کرنے والے) ہوں میں نے اکثر دیکھا ہے کہ وہ باوجود کچھ نہ سمجھنے کے اسی طرح (عبادت) کے وقت پر (عبادت) کی رکعتیں پڑھتے ہیں یہ عادت ایسی مبارک ہے کہ جوانی میں آخر کام آتی ہے اور یہ ابتدائی بیج اپنے اندر ایسے خوشگوار ثمرات رکھتا ہے کہ بڑی عمر میں ڈھیروں روپیہ خرچ کرنے پر بھی حاصل نہیں ہوتا۔

جب کوئی چیز آئے تو ماں بچے کو سکھائے کہ یہ اللہ میاں نے بھجوائی ہے جو ہمیں رزق دیتا ہے' ہماری حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس کا شکریہ ادا کریں۔

بچہ کھانے پینے بیٹھے ماں باتوں ہی باتوں میں اسے سمجھا سکتی ہے کہ یہ کھانا کتنی محنت اور کس قدر تبدیلیوں کے بعد تیرے سامنے آیا ہے حالانکہ تجھے کچھ بھی محنت نہیں کرنی پڑی۔ یہ سب اس پاک مولیٰ کا احسان ہے جس نے اول ان چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر ایسے اسباب مہیا کئے کہ وہ تیرے لئے تیار ہو۔ اور اب وہی پاک ذات ہے جو تیرے لئے اسے نافع بنائے اسی طرح مائیں اگر چاہیں تو بچے کو سوتے وقت تارے۔ چاند اور آسمان دن کو دوسرے نظارہ ہائے قدرت کی طرف متوجہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلا سکتی ہیں۔

میں احمدی ماؤں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے ننھے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ وہ انہیں لغو۔ مخرب اخلاق اور بے سروپا کہانیاں سنانے کی بجائے نتیجہ خیز۔ مفید اور دیندار بنانے والے قصے سنائیں۔ ان کے سامنے ہرگز کوئی ایسی بات چیت نہ کریں جس سے بد خلقی کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بچہ اگر نادانی سے کوئی بات خلاف مذہب (دین حق) کہتا ہے یا کرتا ہے اسے فوراً روکا جائے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے قلب میں جاگزیں ہو۔

اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو۔ ان کو آزاد نہ ہونے دو کہ وہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں۔ ان کے کاموں کو انضباط کے اندر رکھو اور ہر وقت نگرانی رکھو۔ اپنے ننھے بچوں کو اپنی نوکرانیوں کے سپرد کر کے بالکل بے پرواہ نہ ہو جاؤ کہ بہت سی خرابیاں صرف اسی ابتدائی غفلت سے پیدا ہوتی ہیں۔ ماں اپنے بچے کو باہر بھیج کر خوش ہے کہ مجھے کچھ فرصت مل گئی لیکن اسے کیا معلوم ہے کہ میرا بچہ کن کن صحبتوں میں گیا اور مختلف نظاروں سے اس نے اپنے اندر کیا برے نقش لئے جو اس کی آئندہ زندگی کے لئے نہایت ضرر رساں ہو سکتے ہیں پس احتیاط کرو کہ اس وقت کی تھوڑی سی احتیاط بہت سے آنے والے خطروں سے بچانے والی ہے۔

خود نیک بنو اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہو کر نیک اور خدا پرست بنیں۔

30- جون 1937ء کو ایک خطبہ نکاح میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ظاہری طور پر جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے بلکہ یہ ہے کہ ماں کی اچھی تربیت سے جنت مل جاتی ہے اور اگر ماں اچھی تربیت نہ کرے۔ بچہ کے اخلاق کی اصلاح نہ کرے۔ اس کو مذہب سے واقف نہ کرے تو بچہ کی حالت تباہ ہو جاتی ہے اور قطعاً ایسی ماں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں ہوتی۔ بے شک باپ مقوم ہوتا ہے۔ قیم ہوتا ہے۔ نگران ہوتا ہے مگر وہ اکثر معیشت کی فکر میں گھر سے باہر رہتا ہے اور بہت کم وقت اسے گھر میں رہنے کے لئے ملتا ہے اور اس تھوڑے سے عرصہ میں وہ بچوں کی پوری نگرانی نہیں کر سکتا۔ بچے کی وہ عمر جس میں وہ نقال ہوتا ہے اور باتیں سیکھتا ہے پانچ چھ سال کی ہوتی ہے۔ اس وقت نہ تو باپ اس کی اصلاح اور نگرانی کر سکتا ہے اور نہ وہ اس عمر میں کسی استاد یا ادب سکھانے والے کے پاس جا سکتا ہے جس سے وہ اخلاق سیکھے۔ صرف ماں جس کے پاس وہ ہر وقت رہتا ہے اس کی نگرانی کر سکتی ہے۔ اگر ماں بچے کے سامنے جھوٹ بولے گی تو بچہ بھی جھوٹ بولنا سیکھ لے گا اور ماں چوری کرے گی تو بچہ بھی چوری کرنا سیکھ

باقی صفحہ 7 پر

○

مجھ کو درِ دولت پہ پہنچنے کی تمنّا
رکھتی ہے ہر اک حال میں مضبوط و توانا

لگتا ہے کہ میں ان کے قریب آنے لگا ہوں
گو غیر کی آنکھوں میں ہے یہ دُور کا رستہ

مجھ کو تو نظر آتا ہے راہوں میں چراغاں
وہ اور ہیں ہر گام پہ ہے جن کے اندھیرا

پوشیدہ ہے آنکھوں میں مِری سب کا تعارف
ہر اشک مرا ان سے ہر اک بات کہے گا

آدابِ تکلّم مجھے آئیں کہ نہ آئیں
ہے میرا سکوت ان کے لئے ایک اشارہ

وہ آپ بلائیں تو یہ اعزاز کی ہے بات
جانے کو تو لے جاتا ہے لوگوں کا ارادہ

جانا تو ہے آسان پہ ملنا نہیں آساں
آنکھوں کو اٹھا کر کبھی میں نے نہیں دیکھا

خاموش نسیم اپنی ہر اک سوچ بدل دے
دکھتی ہوئی رگ ہاتھ میں لے اور مسل دے

نسیم سیفی

خدا کیلئے جو اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خدا اسے بڑا بنا دے گا

خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے کیونکہ اس کے لئے بدیوں کو چھوڑنا' برے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے۔ اور یہ بہت مشکل کام ہے اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک بد اخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یا تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بنا دے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تحریک جدید کے چندے کی طرف

خصوصی توجہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:-

"مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ہزارہا احمدی بچے بڑے ہو کر مالی قربانی میں شامل ہوئے کہ بچپن میں ان کی ماؤں نے ان کو تحریک جدید کے نظام میں شامل کر دیا تھا اور یہ بہت ہی دیرپا اثرات ہیں جو تحریک جدید کے چندوں کے ظاہر ہوئے اور جو نسلیں قربانیوں میں آگے بڑھ رہی ہیں ان میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسا شامل ہے۔ جن کو آغاز میں تحریک جدید سے مالی قربانیوں کے چسکے پیدا ہوئے اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسا چسکا پڑ گیا کہ پھر وہ رہ نہیں سکتے تھے۔ چندوں کے بغیر۔ اس لئے تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے اسے ضرور زندہ رکھنا چاہئے اس کی برکتیں قیامت تک جاری رہیں گی اور قیامت تک اس کو یاد بھی رہنا چاہئے۔"

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جنرل عبد المالک کی بغاوت کا ڈرامہ

مزار شریف میں طالبان کی شکست ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ تھی وہ بے خبری میں احمد شاہ مسعود کے بچھائے ہوئے جال میں بری طرح پھنس کر رہ گئے۔ یہ انکشاف لندن سے شائع ہونے والے ایک اردو روزنامہ نے اپنی حالیہ اشاعت میں کیا ہے۔ یہ امر بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ احمد شاہ مسعود جنہوں نے جہاد افغانستان کے دنوں میں روس کی ریڈ آرمی کو بھی زچ کر دیا تھا' اپنی سیاست اور جنگی چالوں میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے طالبان کو اپنے پسندیدہ محاذ پر بلا کر گھیر لیا ہے۔

یہ تبصرہ ہے کہ افغانستان کی تازہ ترین صورت حال پر ایک ماہر افغانی امور کا۔ اس ماہر کا یہ کہنا ہے کہ احمد شاہ مسعود نے جنرل عبد المالک اور حزب وحدت کے بعض گروپوں کو اعتماد میں لیا اس کے مطابق دوستم اور جنرل عبد المالک کے اختلافات کا ڈرامہ رچایا گیا۔ منصوبے کے مطابق دوستم کو مزار شریف سے فرار کروادیا گیا۔ اور جنرل مالک نے طالبان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور انہیں مزار شریف پر حملے کی دعوت دی۔ طالبان ناواقفی میں اس جال میں آگئے اور مزار شریف پر حملہ کر دیا۔ یہ شکار پوری طرح جال میں آگیا تو تینوں اتحادیوں نے ان طالبان پر حملہ بول دیا۔

منصوبے کے دوسرے حصے کے مطابق جب طالبان کی ساری توجہ مزار شریف پر مرکوز تھی تو تینوں اتحادیوں نے طالبان کے زیر کنٹرول صوبوں پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں طالبان کو ایک بار پھر بھاری جانی و مالی نقصان پہنچا۔

طالبان جو مدرسوں کے طلباء پر مشتمل فوجی قوت ہے گہری جنگی اور سیاسی چالوں کو نہ سمجھ سکے اور یہ بھی بھول گئے کہ امریکہ اور بھارت افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت چاہتے ہیں۔ طالبان کے اکثر اندازے غلط رہے۔

طالبان کو پہچاننا کوئی مشکل نہیں۔ ان کی شناخت نے ان کو بہت نقصان پہنچایا۔ طالبان کے کمانڈروں نے اپنے فوجیوں پر پابندی لگا رکھی ہے کہ کوئی جوان داڑھی نہ مونڈے اس سے ان کا جو خاص حلیہ بنا ہے وہ دور ہی سے بتا دیتا ہے کہ یہ فلاں شخص طالبان میں سے ہے۔

مبصرین کا یہ بھی خیال ہے کہ طالبان امریکہ اور روس کی غیر اعلانیہ منصوبہ بندی اور سازش کا شکار ہوئے ہیں۔ اس منصوبہ بندی کا اہم حصہ یہ تھا کہ طالبان کو شمالی افغانستان پر قبضہ نہ کرنے دیا جائے اور یوں ان کی حکومت کمزور رہے۔ یہ طاقتیں افغانستان کا رابطہ وسط ایشیائی ریاستوں اور روس کے ساتھ نہیں چاہتیں۔

اب یہ طاقتیں افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت قائم کرنے کی کوشش میں ہیں تاکہ متحدہ قبائل کی حکومت کوئی ٹھوس فیصلہ نہ کر سکے اور کسی طاقت کی مخالفت نہ کر سکے۔

OOO

روس عراق تجارت کی منظوری

روسی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں ڈوما نے عراق کے ساتھ تعاون کرنے کے ایک قانون کی منظوری دی ہے اس کے تحت بین الاقوامی پابندیوں کے باوجود عراق کے ساتھ تجارت پھر شروع کی جاسکے گی ڈوما میں ارکان پارلیمنٹ نے بل کے حق میں 289 ووٹ دیئے جبکہ مخالفت میں صرف 20 ووٹ آئے۔ بل کے تحت عراق کے خلاف بین الاقوامی پابندیاں برقرار رکھنے کے لئے فنڈز کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اور روسی کمپنیوں اور افراد کو عراق کے ساتھ تجارت کی دوبارہ اجازت دے دی گئی ہے۔

روسی پارلیمنٹ کے ڈوما میں بل کی مخالفت میں پڑنے والے 20 ووٹ دراصل امریکہ کی حمایت کے 20 ووٹ ہیں۔ کیونکہ عراق کے خلاف غیر انسانی بے رحمی کی حد تک پہنچی ہوئی یہ اقتصادی پابندیاں امریکہ ہی کے ایماپر مسلسل جاری ہیں۔ اور جو بھی ملک عراق کے حق میں بات کرتا ہے اس کو امریکہ کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

روس کی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں نے عراق کے حق میں ووٹ دے کر شاید ماضی کی اس غلطی کی تلافی کی ہے جب گورباچوف کے دور میں عراق کو روس نے اکیلا چھوڑ دیا۔ حالانکہ عراق کا سب سے بڑا حامی ماضی کے سوویت یونین کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ اگر سوویت یونین عراق کی حمایت میں بول اٹھتا تو عراق کو اس زبردست تباہی کا سامنا نہ کرنا پڑتا جو خلیج کی جنگ کے نتیجے میں ہوئی تھی۔

OOO

ہانگ کانگ میں چین کی عملداری

ڈیڑھ سو سالہ برطانوی اقتدار کے بعد اب ہانگ کانگ چین کو واپس مل رہا ہے۔ اگلے ماہ ہانگ کانگ رسمی طور پر چین کو واپس دے دیا جائے گا۔

حکومت چین نے ہانگ کانگ میں مقیم سوشلسٹ نظام کے باغیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کر کے ہانگ کانگ کے چینوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا دیا ہے۔ اگلے ماہ جب یہ جزیرہ چین کو واپس مل جائے گا تو یہاں پر مقیم چینی باشندوں سے چین دشمنی کے الزام میں کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ ہانگ کانگ کے لئے چین کے نامزد گورنر تنگ چی ہوا نے اعلان کیا ہے کہ ہانگ کانگ میں احتجاج اور قانون کی حدود میں رہتے ہوئے مظاہرے کرنے کی اجازت ہو گی لیکن مظاہرین کو اپنے اور معاشرے کے حقوق میں توازن برقرار رکھنا ہو گا۔ ورنہ حالات کی ذمہ داری مظاہرین پر عائد ہو گی۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم معاشرے کی منظم انداز میں فلاح و بہبود چاہتے ہیں۔

OOO

سیرالیون کی بغاوت

مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون کی باغی فوج کے کمانڈر فرانس ابراہیم نے جو خود کو جنرل فرانس ابراہم کہتا ہے' بتایا ہے کہ سیرالیون کے باغی دستوں اور باقاعدہ فوج نے باہم ملکر ایک مشترکہ فوج تشکیل دے دی ہے جس کا نام سیرالیون پیپلز آرمی ہے۔ باغی کمانڈر نے کہا ہے کہ سیرالیون کے اندرونی معاملات میں نائیجیریا کی مداخلت سے سیرالیون افریقہ کا ویت نام بن جائے گا۔

یاد رہے کہ نائیجیریا کے فوجی دستوں نے سیرالیون کے باغی دستوں پر حملہ کر دیا تھا تاکہ سیرالیون میں منتخب صدر احمد کباح کی حکومت کو بحال کیا جاسکے۔ سیرالیون کی باغی فوج اور نائیجیریا کے فوجی دستوں میں گزشتہ دنوں لڑائی کے دوران سیرالیون کی باغی فوج نے نائیجیریا کے 300 فوجیوں کو گرفتار کر لیا تھا۔

OOO

ترکی کا امریکہ سے مطالبہ

ترکی ماضی میں امریکہ کا مضبوط ترین حلیف خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن حالیہ حکومت کے اقدامات کا نتیجہ ہے یا امریکی پالیسی میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے کہ ترکی کو امریکہ سے یہ مطالبہ کرنا پڑا ہے کہ امریکہ ترکی کو اسلحہ کی ترسیل پر غیر اعلانیہ پابندی ختم کر دے۔

یہ مطالبہ ترکی کے صدر سلیمان ڈیمریل نے انقرہ میں امریکہ کے سٹیٹ سیکرٹری سے ملاقات میں کیا۔ امریکہ نے ترکی کو دس سپر کوبرا ہیلی کاپٹر' اور تین فریگیٹ بحری جنگی جہاز ترکی کو فروخت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ امریکہ کی طرف سے یہ موقف اختیار کیا گیا تھا کہ یہ ہتھیار علیحدگی پسند کردوں کے خلاف استعمال کئے جائیں گے۔

گویا کہ اسلحہ خریدنے والا ملک پہلے یہ بتائے کہ یہ اسلحہ وہ کس کے خلاف استعمال کرے گا۔ اس طرح سے امریکہ سے این او سی حاصل کرنے کے بعد اسلحہ خریدے۔

OOO

امریکہ کا مثبت رویہ

طویل عرصے کے بعد امریکہ نے غالباً پہلی بار عراق کے عوام کے حق میں کسی مثبت رویے کا مظاہرہ کیا ہے۔ ورنہ امریکہ کے منفی رویے کی وجہ سے عراق کے عوام کی زندگی تلخ ہو چکی ہے لاکھوں بچے اس لئے ہلاک ہو گئے کہ امریکی اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے ان کے لئے جان بچانے والی دوائیں میسر نہیں تھیں۔

اب امریکہ نے کہا ہے کہ وہ عراق کو تیل کے بدلے خوراک کی فراہمی کے معاہدے کی تجدید کی مخالفت نہیں کرے گا۔ واشنگٹن میں امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ عراقی عوام کی مشکلات کو سمجھتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ تیل کے بدلے خوراک کے معاہدے سے عراق عوام کو فائدہ پہنچے اور اسے غلط مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔

1990ء میں خلیج کی جنگ کے بعد سے عراق پر اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے عراق میں خوراک اور ادویات کی شدید قلت ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے گزشتہ دسمبر میں عراق کو انسانی ہمدردیوں کے تحت چھ ماہ کے دوران دو ارب ڈالر کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دی تھی جس سے عراقی حکومت خوراک اور ادویات خرید سکے گی۔

اس وقت امریکہ نے عراق اور اقوام متحدہ کے درمیان طے پانے والے اس معاہدے کی مخالفت کی تھی۔

OOO

واقفین نو کم از کم تین زبانیں ضرور سیکھیں

O پس تین زبانیں تو کم سے کم ہیں یعنی اس کے علاوہ کوئی زبان سیکھے تو جتنی چاہے سیکھے لیکن تین زبانوں سے کم کا تو کوئی سوال ہی نہیں اس لئے یہ بھی بتانا ہو گا کہ جہاں تم پولش سیکھ رہے ہو یا ہنگرین سیکھ رہے ہو چیکوسلواکین سیکھ رہے ہو یا رومانین سیکھ رہے ہو یا البینین سیکھ رہے ہو ساتھ ساتھ لازماً تمہیں اردو اور عربی بھی سیکھنی ہو گی۔ (خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 1-12-89)

تربیتی پروگرام واقفین نو نارووال شہر

O 31۔ جنوری 97ء کو نارووال شہر کے بچوں کے تربیتی پروگرام زیر صدارت مکرم خالد احمد صاحب شمس مربی سلسلہ منعقد ہوا۔ بچوں نے نظمیں پڑھیں' تقاریر کیں۔ محترم صدر صاحب اجلاس اور مکرم مرزا طاہر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو نارووال شہر نے والدین کو تربیتی نصائح سے نوازا۔ واقفین نو کو انفرادی طور پر درج ذیل تحائف پیش کئے گئے۔

ایک عدد تولیہ جس پر تحریک وقف نو نارووال اور عید مبارک پرنٹ تھا۔

ایک عدد نظم "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" خوبصورت کارڈ پر پرنٹ شدہ۔

ایک عدد کیسٹ جس میں واقفین نو کے بارے میں نظمیں اور تربیتی ارشادات ریکارڈ شدہ تھے۔

خط برائے عید مبارک کل 23 بچوں میں یہ تحائف تقسیم کئے گئے۔ وکالت وقف نو مکرم مرزا طاہر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو نارووال شہر اور ان کے ساتھ تعاون کرنے والے جملہ کارکنان کی ممنون ہے۔ جن کے تعاون سے یہ پروگرام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

(از وکالت وقف نو)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 10-جون 1997ء

12-00 رات-اردوکلاس-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 ہومیو پیتھی کلاس-
3-00 نارویجین زبان سیکھئے-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- والی بال (فائنل)-
7-00 اردوکلاس-
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-
9-00 ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردوکلاس-
3-00 طبی معاملات- دل کی امراض مہمان- ڈاکٹر مسعود الحسن نوری-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 فرنچ زبان سیکھئے-
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(90-3-30)-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-97-6-10
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 نارویجین پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

بدھ 11-جون 1997ء

12-00 رات-اردوکلاس-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-6-10
3-00 فرنچ زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 طبی معاملات- دل کی امراض- مہمان- ڈاکٹر مسعود الحسن نوری-
7-00 اردوکلاس-
8-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
12-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردوکلاس-
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت امام دین صاحب گولیکی کی زندگی-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 عربی زبان سیکھئے-
5-00 افریقین پروگرام-
6-00 بنگالی پروگرام-
6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(97-6-11)
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 فرنچ پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن پروگرام-

جمعرات 12-1997ء

12-00 رات-اردوکلاس-
1-00 المائدہ-کچن ہائیجین-
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-97-6-11
3-00 عربی زبان سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام قصیدہ نظم
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 کینیڈین ہورائزن- (1) مشاعرہ (2) سمپوزیم- تقریر- از مولانا مبارک نذیر صاحب
7-00 اردوکلاس-
8-00 عربی زبان سیکھئے-
8-30 عربی پروگرام-قصیدہ نظم-
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(97-6-11)-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-95-9-8
12-00 المائدہ-کچن ہائیجین
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردوکلاس-
3-00 کوئز پروگرام-نصرت جہاں اکیڈیمی-
3-30 الزامات کے جوابات- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- سیشن 29- حصہ اول(94-5-19)-
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 چینی پروگرام(-)اصول کی فلاسفی-
6-00 بنگالی پروگرام-
7-00 ہومیو پیتھک کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 بوسنین پروگرام-
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

وقف نو نمبر

○ نومولود کے متعلق یہ لکھنا کافی نہیں کہ وہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود کا وقف نو نمبر بھی لکھا جائے۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ 4

5 دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی یاد رکھو کہ دعا کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کرو۔

6 دعا کے لئے ایسا وقت انتخاب کیا جائے جبکہ خاموشی ہو... خاموش وقت میں خاص توجہ سے دعا کی جاسکتی ہے۔

7 جب کوئی انسان کسی معاملہ کے متعلق دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے نفس کی کمزوریوں کا مطالعہ کرے اور اتنا مطالعہ کرے کہ گویا اس کا نفس مرجائے۔

8 جب انسان دعا کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے انعامات کو اپنی آنکھوں کے سامنے لے آئے کیونکہ انسان کو خواہش اور امید کام کروایا کرتی ہے۔

9 ...اس کے غضب کو سامنے لایا جائے... یہ دعا خوف اور طمع کی دعا ہوگی... جو اسے دنیا سے کاٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل کردے گی اور اس طرح اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔

10 دعا کرنے کے وقت انسان کو چستی کی حالت میں ہونا چاہئے.... وہ چستی جو امید کی چستی ہوتی ہے نہ کوئی اور۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زبان سے دعا زیادہ عمدگی سے نکلتی ہے اور مختلف پیرایوں میں دعا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

11 جب کسی اہم امر کے متعلق دعا کرنے لگو تو اس سے پہلے چند اور دعائیں کرلو اور پھر اصل دعا کرو۔

12 ایسی جگہ دعا مانگی جائے جو بابرکت ہو کیونکہ جگہ کا بھی قبولیت دعا سے خاص تعلق ہوتا ہے۔

13 جب کوئی انسان دعا مانگنے لگے تو اسے چاہئے کہ اول اپنی حاجت اور ضرورت کو دیکھے اور پھر اس کے مطابق خدا تعالیٰ کے نام کو تلاش کرے اور اس نام کو لے کر خدا تعالیٰ کو پکارے۔

14 اللہ ایک ایسا نام ہے.... جو اس کی تمام صفات پر حاوی ہے۔ دشمن سے بچنے، تنگی سے مخلصی پانے۔ گناہ بخشوانے تکلیف دور کرنے غرضیکہ ہر قسم کی دعا کرنے کے لئے یہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(اپنے مدعا اور مقصد کے مطابق کوئی صفت یاد نہ آتی ہو تو)

درخواست دعا

احمد رضوان ہاشمی متعلم جامعہ احمدیہ ابن مکرم احمد رضوان ہاشمی صاحب آف واہ کینٹ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب ولد مکرم عبدالرشید صاحب ساکن C-55/4 گلشن اقبال کراچی سے 1971ء میں وصیت کی تھی۔ ان کا 88-87ء سے دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے اگر موصی خود پڑھیں تو دفتر سے رابطہ کریں۔ اگر ان کے کسی عزیز کو ان کے بارہ میں علم ہو تو موصی صاحب کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ 5

جائے گا اور اگر ماں دین سے بے پروائی اور غفلت اختیار کرے گی تو بچہ بھی دین سے بے پرواہ اور غافل ہو جائے گا لیکن اگر ماں اس کے سامنے سچ بولے گی تو بچہ بھی سچ بولنے کا عادی ہو گا۔ اگر ماں دوسرے سے ملتے وقت اخلاق فاضلہ سے پیش آئے گی تو بچے میں بھی اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائیں گے۔ اگر ماں غریبوں اور مسکینوں پر رحم کرے گی تو بچہ میں بھی رحم کا مادہ پیدا ہو جائے گا۔ اگر ماں دیندار اور تقویٰ شعار ہوگی تو بچہ بھی دیندار اور تقویٰ شعار ہو جائے گا۔

غرض ماؤں کی تربیت پر ہی بچہ کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے اور رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد کا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے یہی مطلب ہے۔

دنیا میں کئی مائیں ایسی ہوتی ہیں جو بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتیں بلکہ بجائے درست کرنے کے بگاڑ دیتی ہیں۔ مذہب سے لاپرواہ بنا دیتی ہیں ایسی ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت کا ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا جو اولاد اچھی نہ ہو لوگ اس کی ماں کو برا کہیں گے۔ اور اگر اولاد اچھی ہو تو لوگ اس کی ماں کی تعریف کریں گے۔ کیونکہ ابتدائی تربیت جس کا اثر بعد کی زندگی پر پڑتا ہے ماں ہی کرتی ہے۔ باپ کا نام اس لئے نہیں لیا جاتا کہ اسے نگرانی کے لئے موقع بہت کم ملتا ہے۔ مگر ماں کو ہر وقت نگرانی اور اصلاح کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ وہ ہر وقت بچہ کے ساتھ رہتی ہے اور بچہ ہر وقت ماں کی امداد کا طالب ہوتا ہے۔ بچہ ہر وقت اپنی ماں کا سلوک اور محبت دیکھتا ہے۔ پھر وہی عادات جو اس کی ماں کی ہوتی ہیں خواہ اچھی ہوں یا بری اس بچہ میں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اس کے ذریعہ انسان میں ایسا اہم تغیر پیدا ہو جاتا ہے جس کا بعد میں آنے والی زندگی پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کرے ہم سب حضرت صاحب کی ان نصائح پر عمل کرنے والے ہوں اور جو ذمہ داری بچوں کی ہمارے سپرد ہے اس کو کما حقہ پورا کرنے والے بنیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کرے۔

○○○

خبریں

ربوہ : 9- جون-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ مرتضیٰ بھٹو کے قتل کی تحقیق کرنے والے عدالتی ٹریبونل نے صدر فاروق احمد خان لغاری کو مرتضیٰ بھٹو قتل کیس میں ملوث ہونے کے الزام سے بری کر دیا ہے۔ قتل کیس ٹریبونل کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گواہی اور ریکارڈ پر لائے گئے دوسرے مواد سے کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ مرتضیٰ کا قتل بے نظیر بھٹو کی حکومت ختم کرنے کے منصوبہ کا حصہ ہے۔ بے نظیر کی گواہی مبہم ہے۔ صدر کے خلاف ان کا شبہ عمومی نوعیت کا ہے۔ بے نظیر نے صدر کے خلاف طویل وقت تک کچھ نہیں کہا۔ اس واقعہ کے بعد انہوں نے اپنی خاموشی توڑی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ ملازمتوں پر پابندی اگلے ماہ ختم کر دی جائے گی۔ حکومت سب لوگوں کو روزگار فراہم نہیں کر سکتی۔ ایسی سکیمیں بنا رہے ہیں کہ نجی شعبے میں روزگار کے زیادہ مواقع میسر آسکیں۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ کے بعد کابینہ میں توسیع کی جا رہی ہے۔ گندم اور چینی کی قلت ہے نہ ان کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ لٹیروں سے پیسہ نکلوانے میں جو رکاوٹیں ہیں میں احتراماً ان کا ذکر نہیں کروں گا۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ نکئی نے سات لاکھ کی گڑیا خریدی اور وٹو بیت المال کا ایک کروڑ روپیہ کھا گئے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے وفاقی تحقیقاتی ادارے ایف۔ آئی۔ اے کے دائرہ کار کو محدود کرتے ہوئے کہا ہے کہ بغیر ثبوت یا خبر کی بنیاد پر مقدمہ درج کرنے کا اختیار اس ادارے سے واپس لے لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دور میں ایف۔ آئی۔ اے کی اصل روح کو مجروح کیا گیا۔ ملکی و بین الاقوامی جرائم کا کھوج لگانے کی بجائے حکومت کے مخالفین کے خلاف استعمال کیا گیا۔ لیکن اب ادارے کی کارکردگی صرف سکاٹ لینڈ یارڈ اور سی۔بی۔ آئی کی طرز پر ہوگی۔ احتساب کے سوال پر انہوں نے کہا کہ اگر کہا جائے کہ احتساب 85ء سے کیوں نہیں شروع کیا گیا تو پھر یہ کام 1947ء سے کیوں نہ شروع کیا جائے۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ بھارت کے ساتھ تجارت کا فیصلہ قومی مفاد میں کیا جائے گا۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ وسطی ایشیائی ممالک سمیت افغانستان کے تمام ہمسایہ ممالک بہت جلد افغانستان میں طالبان کی حکومت تسلیم کر لیں گے۔ انہوں نے صحافیوں کو بتایا کہ وہ جلد ایران جا رہے ہیں جہاں وہ اقوام متحدہ کے امن مشن کے تحت تمام افغان گروپوں کو مذاکرات کی میز پر لانے کے لئے جوائنٹ فارمولا پر ایرانی حکام سے بات چیت کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ بعد ازاں وہ وسطی ایشیائی ریاستوں کا اس مقصد کے لئے دورہ کریں گے۔

○ ترکمانستان کے وزیر خارجہ نے فوری طور پر طالبان کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے فیصلے کا احترام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم افغانستان کے معاملے میں غیر جانبدار ہیں ہم اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کر رہے۔ اور ہم تمام گروپوں کا احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور ترکمانستان کے درمیان تعاون سے افغانستان میں امن قائم ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے دونوں ملکوں میں علاقائی اور بین الاقوامی امور پر کوئی اختلاف نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے پاکستانی وزیر خارجہ سے تفصیلی مذاکرات ہوئے ہیں۔ اور گیس پائپ لائن کا منصوبہ بھی زیر بحث آیا۔

○ مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے قریبی ساتھی سابق وفاقی وزیر حفیظ اللہ چیمہ کو دو لاکھ پچانوے ہزار ادا نہ کرنے پر محکمہ زراعت کے ریکوری آفیسر تحصیل دار سرگودھا نے گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔ انہیں ایک مقدمہ کی پیشی کے بعد ریکوری عملہ نے احاطہ کچہری سے گرفتار کر کے حوالات منتقل کر دیا۔

○ پنجاب کابینہ نے صوبے میں نئے بجٹ سے قبل پراپرٹی ٹیکس دوگنا کرنے کا فیصلہ منسوخ کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ 5 جون کو کیا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ پراپرٹی ٹیکس کی شرح بڑھانے کی بجائے وصولی بہتر بنانے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ محکموں کے حکام ایسے اہم فیصلے اپنے طور پر کرنے سے گریز کریں۔

○ پاکستان میں امریکی سفارت خانے کے ترجمان نے بتایا ہے کہ امریکہ نے بھارت سے کہا ہے کہ وہ پاکستان کو نشانہ بنانے والے پرتھوی میزائل فوراً ہٹا لے۔ امریکہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی کی بھی مذمت کرتا ہے۔ امریکہ نے دوبارہ اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ کشمیر متنازعہ علاقہ ہے۔ امریکی سفارت خانے نے یہ بھی بتایا کہ سکواڈرن لیڈر فاروق پاکستان واپس جانا نہیں چاہتا جبکہ ایاز بلوچ بے گناہ ہے اور بلا جواز سمگلنگ میں ملوث کیا گیا ہے۔

○ اسرائیلی وزیر اعظم اور فلسطینی رہنما یاسر عرفات کے درمیان ٹیلی فون پر رابطہ ہوا ہے۔ سربراہ ملاقات کے لئے ایجنڈا تیار کر لیا گیا ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ یہ نہایت اہم ملاقات ہوگی۔ جو قاہرہ میں متوقع ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ ربوہ اقصیٰ روڈ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

خوشخبری جارجٹ۔ ڈبل جارجٹ۔ ٹرپل جارجٹ
انتہائی کم قیمت پر جاپانی کپڑا
کی ٹاپ کوالٹی ہر کلر میں جدید ڈیزائنوں میں
تیار کوٹ اور برقعے نیز جاپانی سوٹ بھی دستیاب ہیں۔ نیز کوٹ اور برقعے کی ارجنٹ سلائی بھی کی جاتی ہے۔
ایم اشرف ٹیلرز
فون: دوکان 21365 گھر 211368
قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ریچ
آفس: 6-B گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائل: 661524-0300
پروپرائٹر ملک عبدالصمد

بشیر گولڈ سمتھ ربوہ اقصیٰ روڈ
فون دکان: 211806۔ رہائش شہر 211883
رہائش گاؤں: 22238

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرفراز جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ
اچھرہ لاہور

WORLDWIDE PROPERTY CONSULTANTS
REAL ESTATE SALE & PURCHASE - RENT
جائیداد کی خرید و فروخت اور کرایہ کا باوقار و با اعتماد ادارہ
70 - 71F LIBERTY PLAZA,
LIBERTY MARKET GULBERG III LAHORE
Ph: 042 - 5752532 - 5753827 Fax: 042 - 5752532
E. Mail: PROPERTY @ BRAIN.NET.PK

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نئی انتظامیہ کے ساتھ
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے ونڈ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - ہال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

8 فٹ سائز سپیشل ڈش
پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ
شاندار
• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش
• آزمودہ مشہور زمانہ ونرسیٹ ریسیور نیا ماڈل
• گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
• تمام اشیاء جینوئن اور NO-1 گارنٹی کے ساتھ
• پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر ربوہ اقصیٰ روڈ
بشارت احمد خان

فون نمبرز 211274
213123

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842